السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسبوق کوفوت شدہ رکعت اور منفرد کی جہری نماز میں قراءۃ بالجہر ہونا چاہیے یا بالسر؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ معلوم ہے کہ جہری نماز میں قراءۃ بالجہر اور سری میں قراءۃ بالسر حنفیہ کے نزدیک واجبات سے ہے، اور ائمہ ثلاثہ کے نزدیک غیر واجب ہے یعنی: سنن صلاۃ سے ہے، وجوب پر کوئی نص صریح نہیں ہے۔ بجز عمل رسول وتوارث وتعامل امت کے، خلفاً عن السلف، اس پر حدیث کے نام سے ابو عبید اللہ اور مجاہد کا یہ قول: ''صلاۃ النہار عجماء،، اور دو سرا مرسل روایتیں بھی پیش کی جاتی ہیں جن کے الفاظ یہ ہیں، حسن بصری اور زہری کہتے ہیں: ''سن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یجہر بالقراءۃ فی الفجر........ ویقرأ فی نفسہ.... (مرسیل ابی داؤد) یہ بھی معلوم ہے کہ جہری خصائص امامۃ وجماعت سے ہے۔ اس لیے تمام ائمہ کے نزدیک منفرد کو اختیار ہے کہ جہری نماز سراً پڑھے یا جہراً، البتہ حنفیہ کے نزدیک جہراً پڑھنا افضل ہے، لیکون الأداء علی ہیئة الجماعة، اور امام شافعی کے نزدیک بھی منفرد کے لیے جہری میں جہر سنت ہے۔ لأنہ غیر مأمور بالإنصات لأحد فأشبہ الإمام، مسبوق منفرد کی طرح ہے، اس لیے وہ بھی مخیّر ہے۔ بین الجہر والمخافتة، ''وَأَمَّا الْمُنْفَرِدُ فَظَاهِرُ كَلَامِ أَحْمَدَ أَنَّهُ مُخَيَّرٌ وَكَذٰلِكَ مَنْ فَاتَهُ بَعْضُ الصَّلَاةِ مَعَ الْإِمَامِ فَقَامَ لِيَقْضِيَهُ قَالَ الْأَثْرَمُ: قُلْت لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ: رَجُلٌ فَاتَتْهُ رَكْعَةٌ مَعَ الْإِمَامِ مِنْ الْمَغْرِبِ أَوْ الْعِشَاءِ، فَقَامَ لِيَقْضِيَ، أَيَجْهَرُ أَوْ يُخَافِتُ؟ قَالَ: إنْ شَاءَ جَهَرَ، وَإِنْ شَاءَ خَافَتَ.

ثُمَّ قَالَ: إنَّمَا الْجَهْرُ لِلْجَمَاعَةِ، قُلْت لَهُ: وَكَذٰلِكَ إذَا صَلَّى وَحْدَهُ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ، إنْ شَاءَ جَهَرَ، وَإِنْ شَاءَ لَمْ يَجْهَرْ؟ قَالَ: نَعَمْ، إنَّمَا الْجَهْرُ لِلْجَمَاعَةِ وَكَذٰلِكَ قَالَ طَاوُسٌ، فِيمَنْ فَاتَهُ بَعْضُ الصَّلَاةِ وَهُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ وَلَا فَرْقَ بَيْنَ الْقَضَاءِ وَالْأَدَاءِ،، (المغنی 281/280/2) معلوم ہوا کہ منفرد و مسبوق کے بارے میں تخیر یا افضلیت وسنیت، جہر فی الجہریہ کا مسئلہ محض اجتہادی وقیاسی ہے، منصوص نہیں ہے، اور اس کے لیے وجوب جہر کا تو کوئی بھی قائل نہیں ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 266

محدث فتویٰ